مولانا ظہور احمد، رستم

حقانی علوم اور لاہوری عرفان کا سنگم

تیری خوشبو نہیں ملتی تیرا لہجہ نہیں ملتا
ہمیں شہر میں کوئی تیرا جیسا نہیں ملتا

زمانہ بڑی تیزی کے ساتھ اہل اللہ اولیاء صلحاء سے محروم ہورہی ہے وہ منظر ابھی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوا کہ امیر المؤمنین فی الحدیث علامہ عبدالحق صاحب امام المحدثین شیخ علامہ نصرین الدین غورغشتوی کے قبر پر تقریر فرما رہے تھے علامہ نصیر الدین غورغشتویؒ کے مقام کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہم سے سرحد کے شاہ ولی اللہ رخصت ہوگئے جبکہ امام لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے تفسیری نکات وروحانی کمالات کے ترجمان اور امیر المؤمنین فی الحدیث مولانا عبدالحقؒ صاحب کے محدثانہ شان وتواضع کے امین علامہ ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب کے قبر پر تقریر کیلئے احقر کا نام پکارا گیا تو قلب وذہن نے آواز دی کہ آج ہم سے سرحد کے امام لاہوری رحمہ اللہ رخصت ہوگئے امام لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ جس شان سے نکلا تھا اسی شان سے اسکے روحانی وتفسیری نکات کے امین کا جنازہ بھی اسی شان کے ساتھ نکلا اور جسطرح امام لاہوری رحمہ اللہ کے مرقد منور سے خوشبو آرہی تھی وہی منظر وشان شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب کے قبر سے چھلک رہا تھا۔

علم وعمل کا مہتاب

میدان علم وعمل کا یہ ماہتاب جس جگہ ہوتے میر محفل اور رونق محفل ہوتے تھے حضرت امیر المؤمنین فی التفسیر شیخ القرآن شاہ منصوری کے دورہ تفسیر کی اختتامی تقریب میں مہمان خصوصی ہوتے تھے فرمایا کرتے تھے کہ حضرت شیخ القرآن علامہ عبدالہادی شاہ منصوریؒ کا بہت بڑا عظیم مقام ہے اس تقریب کا منظر بیان سے باہر ہے

تجھ سے ملتی ہے جہاں کو وسعتِ فکر و نظر
علم کے دریا کا سر چشمہ ترے دیار ودر

مادر علمی سے وفا

کمال تواضع رفعت علم وعمل کی وجہ سے عوام وخواص علماء میں حد درجہ محبوب تھے سارے جہاں میں اسکے علم

وکمالات کی دھوم تھی مسجد نبوی ومسجد حرام سے لیکر احسن العلوم کراچی ومیران شاہ سے ہوتے ہوئے دارالعلوم حقانیہ میں مسند حدیث پر اپنا علمی سکہ جمایا تھا دنیا بھر کے مدارس آپ کو اپنے لئے ایک اعزاز وباعث افتخار سمجھتے تھے کہ آپ ہمیں بھی اپنی خداداد صلاحیتوں میں حصہ دیں مگر قربان جاؤں شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب کی مقام سے آپ نے سب مدارس پر جامعہ حقانیہ کو مقدم رکھا علامہ ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب ایک خدمت شناس اور احسان شناس عظیم شخصیت تھے آپ نے دارالعلوم حقانیہ کو اپنے لئے واجب قرار دیا تھا آپکو یہ احساس تھا کہ میرا علمی پروان یہاں سے پیدا ہوگیا ہے یہی احساس شناسی اور خدمت شناسی کا تذکرہ حضرت شیخ الحدیث علامہ سمیع الحق صاحب سے بھی آخری مکتوب گرامی میں واضح کر چکے ہیں کہ میرے جسم کا ایک ایک بال آپ کا شکر گزار ہے اور میرا جی چاہتا ہے کہ میری زندگی کی آخری سانس بھی دارالعلوم حقانیہ کی نذر ہو اور یہاں دارالحدیث سے میرا جنازہ اٹھے۔

خصوص فن ہے دلیل کمال صاحب فن
مقام مرگ وہی ہے جہاں خلوص نہیں

مولانا سمیع الحق کی رفاقت

آپ نے ہر جگہ اپنی مادر علمی حقانیہ اور شیخ الحدیث ابن شیخ الحدیث بین الاقوامی شہرت یافتہ محدث جلیل حضرت علامہ شیخ الحدیث علانہ سمیع الحق دامت برکاتہم کے عظمت کو پاس رکھا ایک دفعہ یہ دونوں عظیم شیوخ میری عیادت کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمیں اپنی میزبانی کا شرف عطا فرمایا، ہمارے ہجرہ میں عصر کی نماز استاد العلماء علامہ سمیع الحق دامت برکاتہم کی اقتداء میں ادا کی تو علامہ سمیع الحق دامت برکاتہم نے ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب کو فرمایا آپ دعا فرمائے کہ اللہ تعالیٰ یہ حجرہ سرسبز وشاداب آباد رکھے یہ امیر المومنین فی الحدیث علامہ عبدالحق صاحب اور امیر المومنین فی التفسیر علامہ شیخ القرآن عبدالہادی شاہ منصوریؒ کا ہجرہ ہے شیخ الحدیث حضرت علامہ سمیع الحق دامت برکاتہم کے محبت بھرے کلمات اور ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب کی دعائیہ الفاظ سے بہت خوشی وروحانی سکون ملا۔ ہماری دعا ہے کہ حضرت شیخ الحدیث علامہ سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کو اس عظیم درد وجدائی پر صبر عظیم اور اسکی بہتر نعم البدل عطاء فرماوے، اللہ تعالیٰ حضرت شیخ الحدیث علامہ سمیع الحق دامت برکاتہم کو مادر علمی دیوبند ثانی دارالعلوم حقانیہ کی آبیاری کی مزید توفیق عطا فرماویں (بقول شمس العلماء علامہ شمس الحق افغانی کہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مؤسس ومہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کی شخصیت کی تعمیر وتشکیل اور تکمیل میں مولانا عبدالحقؒ کا اپنا کردار ایک حصہ اور تین حصے مولانا سمیع الحق اور انکے ماہنامہ الحق کے ہیں بنیاد کا پتھر ص ۱۸۹)

خدمات دارالعلوم حقانیہ

دارالعلوم حقانیہ ایک عظیم شخصیات ساز ادارہ ہیں داالعلوم حقانیہ نے ڈاکٹر علامہ سید شیر علی شاہ صاحب جیسا بین الاقوامی محدث اور شیخ الحدیث علامہ عبدالحلیم دیر بابا جی جیسا عظیم محدث اور ولی اللہ پیدا کیا ہے دارالعلوم حقانیہ جیسے عظیم ادارہ نے مفتی اعظم پاکستان فقیہ اور شیخ الحدیث مفتی سیف اللہ حقانی جیسا فقیہ اور شیخ الحدیث علامہ مغفور اللہ دامت برکاتہم جیسا گمنام ولی چلتا پھرتا قرآن قرون اولیٰ کی نشانی ایک عظیم محدث ولی کامل پیدا کیا ہے دارالعلوم حقانیہ کے خوشہ چینول میں مخدوم مکرم حضرت شیخ الحدیث علامہ ابراہیم فانیؒ جیسا عظیم محدث، عارف کامل ولی کامل ......خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھی مرنے والے میں اور ہمارے انتہائی مشفق ومہربان بین الاقوامی شہرت یافتہ مصنف وخطیب میدان خطابت میں عطا اللہ شاہ بخاری کے ثانی اور تصانیف کی دنیا میں دور حاضر کے حضرت تھانوی جامع شریعت وطریقت پیکر صدق ووفا حضرت شیخ الحدیث علامہ عبدالقیوم حقانی دامت برکاتہم شامل ہیں رب کریم شیوخ حقانیہ کو اپنی حفاظت میں رکھیں، اللہ تعالیٰ ہمارے حٗانیہ کو سدا بہار پھول کی طرح سدا بہار رکھے۔

طریق عشق میں گو کاروان پہ کاروان بدلا
نہ ہم نے راہ بدلا نہ میر کاروان ہادی وحق کو بدلا

انجمن سے وہ پرانے شعلہ آشام اٹھ گئے
ساقیا محفل میں تو آتش بجام آیا تو کیا؟
تھا جنہیں ذوق تماشا وہ تو رخصت ہوگئے
لے کے اب توُ وعدۂ دیدارِ عام آیا تو کیا؟